کیافرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ سے متعلق:

ایک شخص کی زمین ہے وہ زمین اس نے کاشت کار کو حوالہ کیاہے اور وہ کاشت کار زمین کے مالک کو آمدن دیتا ہے۔کچھ عرصہ بعد مالک زمین وفات پا گیا ہے۔زمین کے مالک کے صرف تین بیٹے ہیں کاشت کار نے اس طرح کیا کہ زمین کو خود ہی تین حصوں میں تقسیم کیا ہر بیٹے کے نام سے اور آمدن بیٹوں کو دیتے رہے۔ تقسیم کے وقت مالک زمین کے بیٹے نہ اصالتاً حاضر تھے اور نہ وکالتاً یعنی کاشت کار نے اپنی طرف سے زمین کو تقسیم کیا۔پھر کچھ عرصہ بعد کاشت کار بھی وفات ہو پا گیااور کاشت کاری اب اس کاشت کار کے بیٹے کرتے ہیں۔لیکن مسئلہ اب یہ ہے کہ مالک زمین کے دو بیٹے شرعی طریقے سے تقسیم کرنا چاہتے ہیں اور ایک بیٹا یہ کہتا ہے کہ کاشت کار نے جو تقسیم کیا ہے وہ ٹھیک ہے دوبارہ تقسیم نہیں کریں گے اور اس کا جو حصہ کاشت کار نے مقرر کیا ہے دوسرے دو بیٹوں کے بنسبت زیادہ بھی ہے اور قیمتی بھی ہے۔

آپ سے گزارش ہے کہ یہ رہنمائی کریں کہ کیا کاشت کار کی یہ تقسیم درست ہے۔۔۔؟ یا دوبارہ از سرے نوں تقسیم کیا جائے گا۔۔؟ کیا میراث کا مسئلہ زائد المیعاد ہو سکتا ہے یا نہیں؟

سائل: فضل ربی۔دیر اپر

جواب الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الامین وبعد

یادرہے کہ باپ کے وفات کے بعد تمام ورثاء اپنے اپنے حصوں کے مالک ہونگے، کسی ایک وارث کو محروم رکھ کر میراث کی تقسیم کسی بھی صورت میں درست نہ ہوگی۔

صورت مسئولہ میں اگر میت کے ورثاء یہی تین بیٹے ہیں تو ان میں یہ زمین برابر تقسیم کی جائے گی اور مالک کے وفات کے بعد کاشت کار نے خود سے جو تقسیم کیا ہے اور میت کے ورثاء سے نہ اجازت لی تھی اور نہ ہی ان کو بلایا تھا تو اس صورت میں یہ تقسیم

مرکز تعلیم وتحقیق

گلشن تعلیم، موٹروے چوک، H-15، اسلام آباد

دارالإفتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تاریخ ________ فتویٰ نمبر ________

شرعا معتبر نہیں ہوگی کیونکہ کاشت کار کے پاس ایسا کوئی اختیار نہیں ہے جس سے وہ ورثا کی اجازت کے بغیر ان میں زمین تقسیم کرے۔ وراثت کی تقسیم کے لیے ولایت یا ملک شرط ہے اور اس کاشت کار کے پاس نہ تو ملکیت تھی اور نہ ہی کاشت کار کو ولایت حاصل تھی کہ وہ ورثا میں زمین تقسیم کرے۔

لہذہ مذکورہ تقسیم درست نہیں ہے میت کے تین بیٹوں کے درمیان یہ زمین دوبارہ شرعی طریقے سے تقسیم کی جائے گی۔

بدائع الصنائع میں ہے:

وَمِنْهَا الْمِلْكُ وَالْوِلَايَةُ فَلَا تَجُوزُ الْقِسْمَةُ بِدُونِهِمَا

(بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع، فَصْلٌ شَرَائِطُ جَوَازِ الْقِسْمَةِ، جلد7، صفحه 18)

مجلۃ الاحکام العدلیۃ میں ہے:

قِسْمَةُ الْفُضُولِيِّ مَوْقُوفَةٌ عَلَى الْإِجَازَةِ قَوْلًا أَوْ فِعْلًا. مَثَلًا إذَا قَسَّمَ أَحَدٌ الْمَالَ الْمُشْتَرَكَ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهِ فَلَا تَكُونُ الْقِسْمَةُ جَائِزَةً وَنَافِذَةً لَكِنْ لَوْ أَجَازَ أَصْحَابُهُ قَوْلًا بِأَنْ قَالُوا: أَحْسَنْتَ أَوْ تَصَرَّفُوا بِحِصَصِهِمْ الْمُفْرَزَةِ تَصَرُّفَ الْمُلَّاكِ يَعْنِي بِوَجْهٍ مِنْ لَوَازِمِ التَّمَلُّكِ كَالْبَيْعِ وَالْإِيجَارِ فَتَكُونُ الْقِسْمَةُ صَحِيحَةً وَنَافِذَةً. (مجلة الأحكام العدلية الْمَادَّةُ (1126)

اسی طرح زیادہ وقت کے گزرنے سے حق دعویٰ ساقط نہیں ہوتا ہے جیسا کہ مجلۃ الاحکام العدلیۃ میں لکھا ہے:

لَا يَسْقُطُ الْحَقُّ بِتَقَادُمِ الزَّمَنِ۔ (مجلة الأحكام العدلية الْمَادَّةُ (1674)

ڈاکٹر مولانا حبیب الرحمن

رئیس دارلافتاء مرکزتعلیم وتحقیق اسلام آباد

کتبہ: مفتی وصی الرحمن

رفیق داراالافتاء مرکزتعلیم وتحقیق اسلام آباد